قیامت کے دن کے حالات

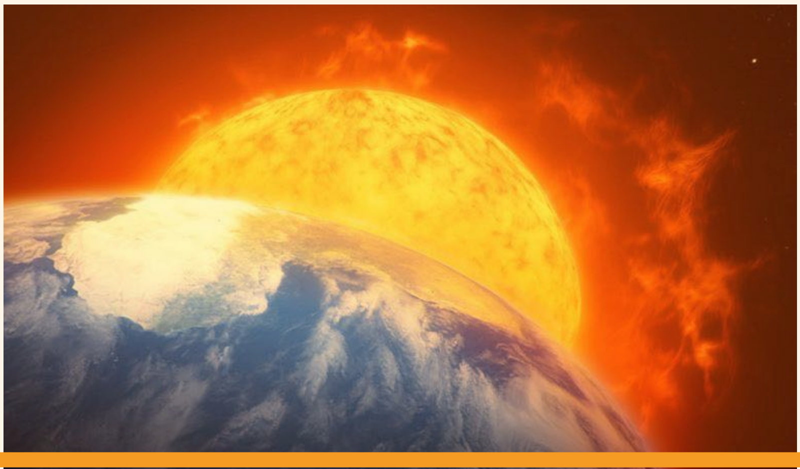

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیامت کا دن

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ () وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ () أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَلَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَهُ () بَلَى قَادِرِينَ عَلَى أَنْ نُسَوِّيَ بَنَانَهُ () بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ () يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ () فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ () وَخَسَفَ الْقَمَرُ () وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ () يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ () كَلَّا لَا وَزَرَ () إِلَى رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ

(القیامۃ:12-1)

نہیں، میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں ! اور نہیں، میں بہت ملامت کرنے والے نفس کی قسم کھاتا ہوں ! کیا انسان گمان کرتا ہے کہ بیشک ہم کبھی اس کی ہڈیاں اکٹھی نہیں کریں گے۔ کیوں نہیں ؟ (ہم انھیں اکٹھا کریں گے) اس حال میں کہ ہم قادر ہیں کہ اس (کی انگلیوں) کے پورے درست کر (کے بنا) دیں۔ بلکہ انسان چاہتا ہے کہ اپنے آگے (آنے والے دنوں میں بھی) نافرمانی کرتا رہے۔ وہ پوچھتا ہے اٹھ کھڑے ہونے کا دن کب ہوگا ؟ پھر جب آنکھ پتھرا جائے گی۔ اور چاند گہنا جائے گا۔ اور سورج اور چاند اکٹھے کردیے جائیں گے۔ اور انسان اس دن کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے ؟ ہرگز نہیں، پناہ کی جگہ کوئی نہیں۔ اس دن تیرے رب ہی کی طرف جا ٹھہرنا ہے

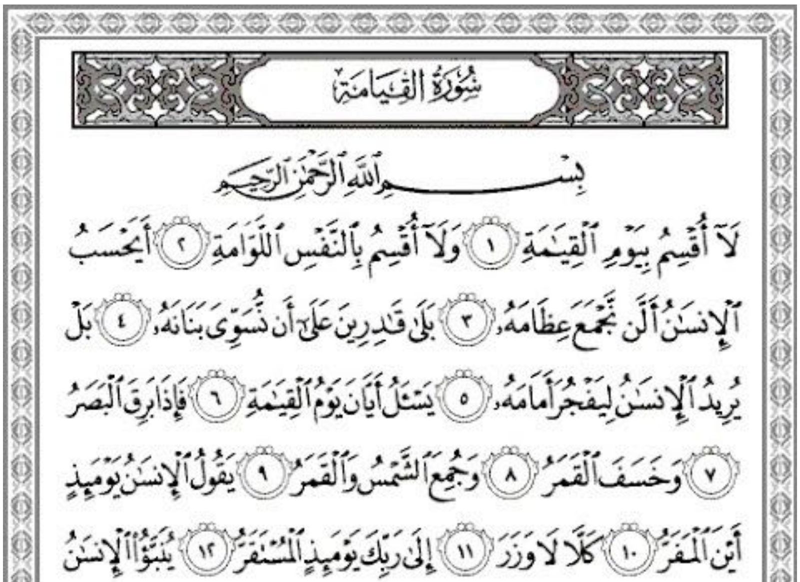
سُورَةُ القِيَامَة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

لَآ أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَٰمَةِ ١ وَلَآ أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ٢ أَيَحْسَبُ
الْإِنسَٰنُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ٣ بَلَىٰ قَٰدِرِينَ عَلَىٰٓ أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ ٤ بَلْ
يُرِيدُ الْإِنسَٰنُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ٥ يَسْـَٔلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَٰمَةِ ٦ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ
٧ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ٨ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ٩ يَقُولُ الْإِنسَٰنُ يَوْمَئِذٍ
أَيْنَ الْمَفَرُّ ١٠ كَلَّا لَا وَزَرَ ١١ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ١٢ يُنَبَّؤُا الْإِنسَٰنُ

قیامت کے دن کے حالات

جہنم میں داخل ہونے سے پہلے اس دن ہی عذاب پانے والے

قیامت کے دن کی حسرتیں

کفار کا حساب

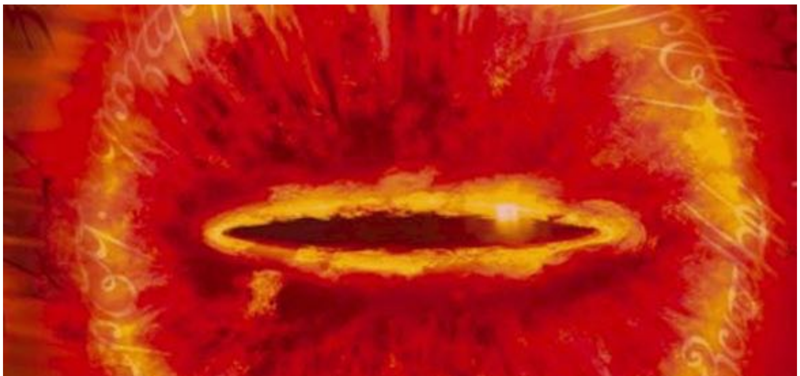

جہنم میں داخل ہونے سے پہلے اس دن ہی عذاب پانے والے

مجرموں کا بیڑیوں میں جکڑے ہونا

وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ () سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشَى وُجُوهَهُمُ النَّارُ () لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ (ابراھیم:51-49)

اور تو مجرموں کو اس دن زنجیروں میں ایک دوسرے کے ساتھ جکڑے ہوئے دیکھے گا۔ان کی قمیصیں گندھک کی ہوں گی اور ان کے چہروں کو آگ ڈھانپے ہوگی۔تاکہ اللہ ہر جان کو اس کا بدلہ دے جو اس نے کمایا۔بے شک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

آپ ﷺ قیامت کے دن مجرموں کو دیکھیں گے کہ وہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ہوں گے بیڑیوں میں جکڑ کر ان کے ہاتھوں اور پاؤں کو ملادیا جائے گا اور وہ ذلت اور رسوائی میں ہوں گے۔ [التفسیر المیسر]

مجرم لوگ قیامت کے دن نہ صرف گھبراہٹ کا شکار ہوں گے بلکہ بیڑیوں میں بھی جکڑے ہوں گے

یہ ظالم لوگ ، ان کے دل گلوں میں پھنسے ہوئے ہوں گے اور وہ غم سے بھرے ہوں گے إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ ... (غافر:18)جب دل گلوں کے پاس غم سے بھرے ہوں گے۔

یہ غم کی انتہا ہے

یہ لوگ قیامت کے دن زنجیروں اور طوقوں میں جکڑے ہوئے آئیں گے۔[مواقف أصحاب الأعمال يوم القيامة(مفصلة) - الموقع الرسمي للشيخ محمد صالح المنجد]

اہل ایمان کی جس طرح قیامت کے دن تکریم ہوگی اسی طرح مجرموں کی تذلیل ہوگی

قبر سے اٹھائے جانے والے دو طرح کے گروہ ہوں گے

ایک گروہ کو کو رحمان کی طرف انتہائی عالیشان و عزت کے ساتھ لے جایا جائے گا،يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفْدًا (مریم:85)جس دن ہم متقی لوگوں کو رحمان کی طرف مہمان بنا کر اکٹھا کریں گے۔

ان کا اکرام کیا جائے گا

ایک گروہ انتہائی ذلت اور رسوائی کی حالت میں آئے گا۔۔۔ اس کے ہاتھ کو گردن کے ساتھ ملا کر جکڑا گیا ہوگا۔ تو ان دونوں گروہوں میں بہت فرق ہے۔۔۔ وہ لوگ جو لوگوں کے مال ناجائز اور حرام طریقے سے کھاتے ہیں ان میں اور ان لوگوں میں جو قیامت کے دن عزت اور تکریم کے ساتھ لائیں جائیں گے اور ان کو مرحبا کہا جائے گا اور انہیں رحمان کے عرش کے سایے میں باوقار طریقے سے لایا جائے گا اور وہ اس دہشت اور خوف سے امن میں ہوں گے

جس دہشت اور خوف سے مجرموں کے دل قیامت کے دن حلق میں پہنچے ہوئے ہوں گے اے اللہ کے بندو! ان دونوں میں بہت زیادہ فرق ہے بہت زیادہ فرق ہے۔ [مواقف أصحاب الأعمال يوم القيامة(مفصلة) - الموقع الرسمي للشيخ محمد صالح المنجد]

آیت کا پہلا حصہ قیامت کے دن سے متعلق اور دوسرا حصہ جہنم سے متعلق ہے

ان کے لباس گندھک کے ہوں گے اور ان کے چہروں کو آگ نے ڈھانپا ہوا ہوگا

یعنی جوتا، تہہ بند، قمیص اور سر کو ڈھانپنے والی چاروں چیزیں آگ کی ہیں

گناہوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے

قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ حَتَّى إِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا عَلَى مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَى ظُهُورِهِمْ

أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ (الانعام:31)

یقینا خسارے میں رہے وہ لوگ جنھوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا، یہاں تک کہ جب ان کے پاس قیامت اچانک آپہنچے گی کہیں گے ہائے ہمارا افسوس ! اس پر جو ہم نے اس میں کوتاہی کی اور وہ اپنے بوجھ اپنی پشتوں پر اٹھائیں گے۔ سن لو ! برا ہے جو وہ بوجھ اٹھائیں گے۔

سات زمینوں کا طوق پہنے ہوئے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے زمین سے ایک بالشت بھی ظلما لے لی تو اللہ قیامت کے دن اسے سات زمینوں کا طوق ڈالیں گے۔

[صحیح مسلم:4217]

جکڑا ہوا شخص

نبی ﷺ نے فرمایا: دس آدمیوں کے امیر کو بھی قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ وہ جکڑا ہوا ہوگا، اس کا عدل اس کو آزاد کرائے گا یا اس کا ظلم اس کو ہلاک کر دے گا۔

[مسند احمد:9570].

آگ کی لگام ڈالے ہوئے لوگ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص سے علم کی کوئی بات پوچھی جائے اور وہ اسے چھپائے تو قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام دی جائے گی

[مسند أحمد: 7571]

قیامت کے دن کے مفلوج لوگ

نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک کو دوسری پر ترجیح دیتا ہو (ناانصافی کرتا ہو) وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے جسم کا ایک حصہ گر چکا ہوگا۔

[سنن أبی داود: 2135]

گندگی پھیلانے والے کا انجام

نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے قبلہ رخ تھوک دیا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی دنوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) ہوگا (یعنی نماز میں)

[السلسلة الصحيحة: 222]

قیامت کے دن بھوک محسوس کرنے والے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں زیادہ پیٹ بھر کر کھانے والے قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکے رہیں گے

[السلسلة الصحيحة:343]

خبیث چیز صدقہ کرنے والے کا قیامت کے دن انجام

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ کے ہاتھ میں ایک عصا تھا، ایک آدمی خشک اور خراب قسم کی کھجور لٹکا کر چلا گیا تھا۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے خراب خوشہ پر عصا مارنے لگے پھر آپ نے فرمایا: اگر یہ صدقہ کرنے والا چاہتا تو وہ اس سے عمدہ قسم کی کھجور دے سکتا تھا بلاشبہ قیامت کے دن یہ صدقہ کرنے والا ایسی ہی خراب کھجور کھائے گا

[سنن النسائی:2493]

لوگوں کے لیے پل بنے ہوئے لوگ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ٹیک لگا کر نہ کھانا،

چھانے ہوئے آٹے کی روٹی نہ کھانا،

مسجد میں کوئی جگہ مقرر نہ کرنا کہ اسی میں ہی نماز پڑھی جائے،

اور جمعہ کے دن گردنیں نہ پھلانگنا ورنہ اللہ قیامت کے دن تجھے لوگوں کے لیے پل بنا دے گا۔

[السلسلة الصحيحة:3122]

چہرے کے گوشت سے محروم لوگ

نبی ﷺ نے فرمایا : ایک شخص لوگوں سے مانگتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اسکے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا تک نہ ہوگا۔

[صحیح البخاری:1474]

زخمی نوچا ہوا چہرہ

نبی ﷺ نے فرمایا : جس نے محتاج نہ ہونے کے باوجود سوال کیا تو قیامت کے دن اس کا سوال، چہرے پر خراش اور زخم کی صورت میں اور نوچے ہوئے چہرے کی کیفیت میں ظاہر ہوگا۔

عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول ! محتاج نہ ہونے کی حد کیا ہے ؟

فرمایا :پچاس درہم یا اسکی قیمت کے برابر سونا ۔

[السلسلۃ الصحیحۃ:499]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : مانگنے والے کے چہرے پر قیامت کے دن خراشیں ہوں گی اس لئے جو چاہے اپنے چہرے کو بچالے۔ سب سے ہلکا سوال قریبی رشتہ دار سے سوال کرنا ہے جو اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے کوئی شخص کرے اور بہترین سوال وہ ہے کہ جو دل کے استغناء کے ساتھ ہو اور تم دینے میں ابتداء ان لوگوں سے کرو جن کے تم ذمہ دار ہو۔

[مسند أحمد:5680]

خیانت کرنے والے کا انجام

بعض اوقات نبی ﷺ مال غنیمت میں سے ایک جانور کی پیشانی کے بال پکڑتے اور فرماتے اس میں سے میرا بھی وہی حصہ ہے جو تم میں سے کسی کا ہے، سوائے خمس کے اور وہ بھی تم پر ہی لوٹا دیا جاتا ہے، لہذا دھاگہ اور سوئی یا اس سے بھی کم درجے کی چیز ہو تو وہ واپس کر دو،

اور خیانت سے بچو، کیونکہ وہ قیامت کے دن خائن کے لئے باعث عار و ندامت ہوگی۔

[السلسلة الصحيحة:669]

ریاکاروں کا انجام

مستورد سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو کسی مسلمان کا ایک نوالہ کھائے گا تو بے شک اللہ ویسا ہی نوالہ اسے جہنم کا کھلائے گا۔ اور جو کسی مسلمان کا کپڑا پہن لے گا تو یقینا اسے اللہ عزوجل جہنم کا لباس پہنائے گا۔ جو کسی آدمی کی برائی کرنے کے سبب ریاکاری اور شہرت کے مقام پر کھڑا ہوا (وہ دوسرے کی برائی اس لیےبیان کر رہا ہے تاکہ اسے شہرت مل جائے) تو بے شک اللہ اسے قیامت کے دن شہرت اور ریاکاری کے مقام پر کھڑا کریں گے۔

[صحيح الأدب المفرد:179]

باتوں کی ٹوہ میں لگنے والے کو عذاب

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: جو شخص دوسرے لوگوں کی بات سننے کے لیے کان لگائے جو اسے پسند نہیں کرتے یا اس سے بھاگتے ہیں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔

[صحیح البخاری:7042]

مصور کو عذاب

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: جو کوئی دنیا میں کوئی تصویر بنائے گا اسے قیامت کے دن مکلف بنایا جائے گا کہ اس میں روح بھی ڈالے جو وہ نہیں کر سکے گا۔

[صحیح البخاری:5963]

جھوٹا خواب سنانے والے کو عذاب

نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے دیکھا نہ ہو تو اسے جو کہ دو دانوں کو گرہ لگانے کے لیے کہا جائے گا اور وہ اسے ہرگز نہیں کر سکے گا۔

[صحیح البخاری:7042]

حد قذف

نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی حالانکہ غلام اس تہمت سے بری تھا تو قیامت کے دن اسے کوڑے لگائے جائیں گے، الا یہ کہ اس کی بات صحیح ہو۔

[صحیح البخاری:6858]

شہرت کا لباس پہننے والے کو عذاب

نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: جس شخص نے شہرت کا کپڑا پہنا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز دن اسے ویسا ہی کپڑا پہنائیں گے۔ ابو عوانہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا کہ پھر اس میں آگ بھڑکا دی جائے گی۔

[سنن أبي داود:4031]

ریشم کے استعمال پر آگ کے طوق کا عذاب

معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے ایک شخص کو ایک جبہ پہنے دیکھا جس کا گریبان ریشم کا بنا ہوا تھا آپ نے فرمایا: قیامت کے دن یہ آگ کا ایک طوق ہو گا۔

[السلسلة الصحيحة:2684]

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا، سوائے دو یا تین یا چار انگلیوں (کی پٹی) کے

[صحيح مسلم:5538]

معمولی چیزیں روکنے والے پر گنجے سانپ کا مسلط ہونا

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: جب کوئی رشتہ دار اپنے کسی قرابت دار کے پاس جا کر ایسی زائد چیز کا سوال کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس عطا کی ہوتی ہے لیکن وہ کنجوسی کرتا ہے اور نہیں دیتا تو ایسے آدمی کے لیے روز قیامت جہنم سے سانپ نکالا جائے گا جو اپنی زبان نکالے ہوئے ہو گا اور جسے 'شجاع' کہتے ہوں گے اسے ایسے آدمی کا طوق بنا دیا جائے گا۔

[السلسلة الصحيحة:2548]

جنت کی خوشبو سے محروم شخص

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ علم جو اللہ عزوجل کا چہرہ چاہنے لیے حاصل کیا جاتا ہے جس نے اسے دنیا کا مال و متاع حاصل کرنے کے لیے سیکھا اسے قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہیں آئے گی۔

[سنن ابن ماجۃ: 252]

مسلسل خارش کا عذاب

نبی ﷺ نے فرمایا: نوحہ کرنے والی اگر اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اس حال میں کھڑی ہوگی کہ اس پر گندھک کا کرتا اور خارش کی چادر ہوگی۔

[صحیح مسلم: 2160]

قیامت کے دن کی حسرتیں

یوم الحسرۃ

وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (مریم:39)

اور انھیں پچھتاوے کے دن سے ڈرائیں جب (ہر) کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ سراسر غفلت میں ہیں اور وہ ایمان نہیں لاتے

انسان کا قیامت کے دن عذاب دیکھ کر حسرت کرنا

أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَا عَلَى مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ () أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ () أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ () بَلَى قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ (الزمر:59-56)

(ایسا نہ ہو) کہ کوئی شخص کہے ہائے افسوس! اس کوتاہی پر جو میں نے اللہ کی جناب میں کی اور بے شک میں تو مذاق کرنے والوں سے تھا۔ یا کہے کہ اگر واقعی اللہ مجھے ہدایت دیتا تو میں ضرور پرہیزگاروں میں سے ہوتا۔ یا کہے جب وہ عذاب دیکھے کاش! واقعی میرے لیے ایک بار لوٹنا ہو تو میں نیک عمل کرنے والوں میں شامل ہو جاؤں۔ کیوں نہیں، بے شک تیرے پاس میری آیات آئیں تو تو نے انھیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو انکار کرنے والوں میں سے تھا۔

اللہ کے حق میں کمی قیامت کے دن حسرت کا باعث

قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ حَتَّى إِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا عَلَى مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَى ظُهُورِهِمْ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ [الانعام:31]

بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ سے ملاقات کو جھٹلایا وہ نقصان میں رہے حتیٰ کہ جب قیامت اچانک انہیں آلے گی تو کہیں گے:"افسوس اس معاملہ میں ہم سے کیسی تقصیر ہوئی۔ اس وقت وہ اپنے گناہوں کا بوجھ اپنی پشتوں پر لادے ہوں گے۔ دیکھو ! کیسا برا بوجھ ہے جو وہ اٹھائیں گے۔

وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ () أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَا عَلَى مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ (الزمر:56-55)

اور اس سب سے اچھی بات کی پیروی کرو جو تمھارے رب کی جانب سے تمھاری طرف نازل کی گئی ہے، اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تم سوچتے بھی نہ ہو ۔(ایسا نہ ہو) کہ کوئی شخص کہے ہائے افسوس ! اس کوتاہی پر جو میں نے اللہ کی جناب میں کی اور بے شک میں تو مذاق کرنے والوں سے تھا ۔

کافر کی حسرت

يَوْمَ يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا (النبأ:40)

جس دن آدمی دیکھ لے گا جو اس کے دونوں ہاتھوں نے آگے بھیجا اور کافر کہے گا اے کاش کہ میں مٹی ہوتا۔

مجرموں کی حسرت

وَلَوْ تَرَى إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُو رُءُوسِهِمْ عِندَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ (السجدة:12)

اور کاش ! تم دیکھو جب مجرم لوگ اپنے رب کے پاس اپنے سر جھکائے ہوں گے اے ہمارے رب ! ہم نے دیکھ لیا اور ہم نے سن لیا، پس ہمیں واپس بھیج، ہم نیک عمل کرینگے، بے شک ہم یقین کرنے والے ہیں۔

ظالموں کی حسرت

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا (الفرقان:27)

اور جس دن ظالم اپنے دونوں ہاتھ دانتوں سے کاٹے گا، کہے گا اے کاش ! میں رسول کے ساتھ کچھ راستہ اختیار کرتا۔

برے ساتھی بنانے والوں کی حسرت

يَا وَيْلَتَى لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا (الفرقان:28)

ہائے میری بربادی ! کاش کہ میں فلاں کو دلی دوست نہ بناتا۔

نافرمانوں کا عذاب دیکھ کر ندامت چھپانا

وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (يونس:54)

اور اگر فی الواقع ہر شخص کے لیے جس نے ظلم کیا ہے، وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے تو وہ اسے ضرور فدیے میں دے دے اور وہ پشیمانی کو چھپائیں گے، جب عذاب کو دیکھیں گے اور ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور وہ ظلم نہیں کیے جائیں گے۔

جنت دیکھ کر نافرمان کی حسرت

سدی کہتے ہیں: ان کے لیے جنت بلند کر دی جائے گی تو وہ اس کی طرف دیکھیں گے اور اس میں ان کے گھروں کی طرف دیکھیں گے کاش کہ انہوں نے اللہ تعالی کی اطاعت کی ہوتی، پھر وہ (مکانات) مومنوں میں بانٹ دیئے جائیں گے؛اس وقت نافرمان شرمندہ ہوں گے۔

اور یہ اعمال ان کی طرف اس لیے نسبت کیے گئے کیونکہ انہیں اس کا حکم دیا گیا تھا۔۔۔اور حسرت کسی چیز سے محروم ہونے میں ندامت کا سب سے اونچا درجہ ہے۔ القرطبي: 3/11)

کفار کا حساب

کفار کا حساب کتاب کیا جانا

علماء نے اس مسئلے میں اختلاف کیا ہے کہ کیا کافروں کا حساب کتاب کیا جائے گا اور ان سے حساب مانگا جائے گا اور ان سے سوال کیا جائے گا یا ان کو بغیر سوال اور حساب کے براہِ راست جہنم کی طرف لے جایا جائے گا؟

اور جب ان کے اعمال ضائع ہو چکے ہوں گے تو ان سے سوال کرنے اور حساب کرنے کا کیا فائدہ ہے؟ اور پھر بھی اگر ان کا محاسبہ کیا جائے گا اور ان سے سوال کیے جائیں گے تو ایسا کیوں کیا جائے گا؟

صحیح بات یہ ہے کہ کفار سے حساب لیا جائے گا ا اور ان سے سوال کیے جائیں گے جیساکہ ان کے اعمال کو تولہ جائے گا اور بے شمار نصوص اس پر دلالت کرتی ہیں۔

[34-یوم الحساب والجزاء - الموقع الرسمي للشيخ محمد صالح المنجد]

وہ نصوص جن میں کفار سے سوالات پوچھے جانے کا ذکر ہے

وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ (الصافات:24)

اور انھیں ٹھہراؤ، بے شک یہ سوال کیے جانے والے ہیں۔

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ (القصص:65)

اور جس دن وہ انھیں آواز دے گا، پس کہے گا تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا؟

وہ نصوص جن میں ذکر ہے کہ کفار سے سوال نہیں پوچھے جائیں گے

وَلَا يُسْأَلُ عَنْ ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ (القصص:78)

اور مجرموں سے ان کے گناہوں کے بارے میں پوچھا نہیں جائے گا۔

فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْأَلُ عَنْ ذَنْبِهِ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ (الرحمن:39)

پھر اس دن نہ کسی انسان سے اس کے گناہ کے متعلق پوچھا جائے گا اور نہ کسی جن ّسے۔

هَذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُونَ () وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ (المرسلات:36-35)

یہ دن ہے کہ وہ نہیں بولیں گے۔ اور نہ انھیں اجازت دی جائے گی کہ وہ عذر کریں۔

دونوں نصوص میں باہمی تطبیق

کچھ نصوص ایسی ہیں جن میں کفار سے سوال کرنے کا اثبات ہے اور کچھ نصوص ایسی ہیں جن میں سوال کرنے کی نفی ہے اس کے علماء نے کئی ایک جوابات دیے ہیں:

کفار سے ڈانٹ پر مبنی سوال ہوگا

ایسا سوال جس کا اثبات کیا گیا ہے وہ ڈانٹنے اور جھڑکنے والا سوال ہوگا اور یہی حکم کلام میں بھی ہے

اللہ کا ان سے کلام کرنا اللہ کی رضامندی کے طور پر نہ ہوگا بلکہ ناراضگی کے انداز میں ہوگا

کچھ ایسی نصوص ہیں جو دلالت کرتی ہیں کہ اللہ ان سے کلام نہیں کرے گا،

اور کچھ ایسی نصوص ہیں جن میں یہ ہے کہ اللہ ان سے کلام کرے گا پس وہ کلام جو اللہ کی رضا پر دلالت کرتا ہوگا اس کی نفی کی گئی ہے ۔

اللہ کافروں سے راضی ہونے اور رحمت بھرے کلام کے ساتھ کلام نہیں کرے گا اور جس کلام میں ڈانٹ اور جھڑک ہوگی اس کلام کو ثابت کیا گیا ہے

قیامت کے دن کئی طرح کے مواقع اور حالات ہوں گے ۔ کئی مواقع اور حالات ایسے ہوں گے جن میں سوالات بھی پوچھے جائیں گے اور کلام بھی کیا جائے گا اور کچھ حالات ایسے ہوں گے جن میں نہ سوالات کیے جائیں گے نہ کلام کیا جائے گا اور ان کے منہ پر مہر لگادی جائے گی اور نہ ان سے بات کی جائے گی نہ وہ بات کرسکیں گے ،
اور اسی طرح فرشتوں کو بھی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ کافروں سے ان کے گناہوں کے بارے میں پوچھیں،

کفار کا محاسبہ کرنے کی حکمت

اگر کہا جائے کہ ان کا حساب کیوں کیا جائے گا اور ان کو براہِ راست آگ میں کیوں نہیں داخل کیا جائے گا؟
ان کے حساب کرنے کا کیا فائدہ ہوگا؟
اور جب ان کا انجام بالآخر جہنم ہی ہے تو اعمال کو تولنے کا کیا فائدہ ہے؟

اللہ کے عدل کا تقاضا

پہلا: ان کے اعمال کو تولنا اور حساب لینا اللہ کے عدل کو ظاہر کرنے کے لیے ہے تاکہ حشر میں کھڑے ہونے والے تمام لوگوں کو اس بات کا علم ہو جائے کہ یہ شخص جہنم میں کیوں گیا ہے اور وہ خود بھی جہنم میں اس حال میں جائے کہ وہ پوری طرح مطمئن ہو کہ وہ جہنم میں داخل ہونے کا ہی مستحق ہے

ہر شخص کو اس کے کیے اعمال کی سزا کا یقین دلانا

وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ () فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ (الملک:11-10)اور وہ کہیں گے اگر ہم سنتے ہوتے، یا سمجھتے ہوتے تو بھڑکتی ہوئی آگ والوں میں نہ ہوتے۔پس وہ اپنے گناہ کا اقرار کریں گے، سو دوری ہے بھڑکتی ہوئی آگ والوں کے لیے۔

جو بھی بھی جہنم میں جائے گا وہ مکمل طور پر اس بات کے ساتھ مطمئن ہوگا کہ وہ جہنم میں داخل ہونے کا ہی مستحق ہے اور اس پر حجت قائم کردی جائے گی اور اللہ کا عدل ظاہر ہوجائے گا۔ وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنْشُورًا () اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا (الإسراء:14-13)اور ہر انسان کو، ہم نے اسے اس کا نصیب اس کی گردن میں لازم کردیا ہے اور قیامت کے دن ہم اس کے لیے ایک کتاب نکالیں گے، جسے وہ کھولی ہوئی پائے گا۔اپنی کتاب پڑھ، آج تو خود اپنے آپ پر بطور محاسب کافی ہے۔

بطور ڈانٹ اور جھڑک کی غرض سے محاسبہ کرنا

دوسرا:یہ کہ محاسبہ کرنے میں ڈانٹ اور اذیت اور جھڑکنا بھی ہوتا ہے،پس اس محاسبے کو اس عذاب کے ساتھ ملادیا جائے گا جو جہنم میں جانے کے بعد ان کو دیا جائے گا،

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَلَيْسَ هَذَا بِالْحَقِّ قَالُوا بَلَى وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ (الأحقاف:34)اور جس دن وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، آگ پر پیش کیے جائیں گے، کیا یہ حق نہیں ہے ؟ کہیں گے کیوں نہیں، ہمارے رب کی قسم ! وہ کہے گا پھر چکھو عذاب اس کے بدلے جو تم کفر کیا کرتے تھے۔

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا شَهِدْنَا عَلَى أَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ (الأنعام:130)اے جنوں اور انسانوں کی جماعت ! کیا تمھارے پاس تم میں سے کوئی رسول نہیں آئے، جو تم پر میری آیات بیان کرتے ہوں اور تمھیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے ہوں ؟ وہ کہیں گے ہم اپنے آپ پر گواہی دیتے ہیں اور انھیں دنیا کی زندگی نے دھوکا دیا اور وہ اپنے آپ پر گواہی دیں گے کہ یقینا وہ کافر تھے